بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ۲۰

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۱۱ ظہور ۱۳۵۰ ش ، ۱۱ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۰ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور اقدس کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

عزیزم مجید احمد قریشی ابن قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا کا گردے میں پتھری کا آپریشن لاہور میں ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے یہ بچہ نہایت سعید فطرت اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والا ہے۔ (احمد خان نسیم ۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

چوہدری محمد سلیم صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب جو آج کل ڈگری سندھ میں مقیم ہیں کی اہلیہ عطیہ درد صاحبہ (جو مکرم محترم مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی بیٹی ہیں) بعارضہ لقوہ وفالج بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
(غلام احمد عطاء وکیل الزراعت)

اللہ تعالیٰ نے ۲۶ جولائی ۷۱ء کو مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب وسیم پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گوساؤ (نائیجیریا) کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے رضیہ نام تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی پوتی اور مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی (سندھ) کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہے کہ تم سچّا اخلاص اور صدق پیدا کرو

کیونکہ وفاداری اور اخلاص کے بغیر حقیقی راحت کا حصول ممکن نہیں

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو ۔ اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو تم اُن راہوں سے آؤ۔ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں۔ لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دُنیا کے تعلقات اور دُنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھری ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دُشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا۔ جو وفاداری کو چھوڑ کر غدّاری کی راہ اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا۔ اور نہ کوئی اُسے فریب دے سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم سچّا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

تم پر خُدا تعالےٰ کی حجّت سب سے بڑھ کر پوری ہوتی ہے تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ پس تم خُدا تعالےٰ کے الزام کے نیچے ہو اس لئے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں مختلف طریقوں اور پہلوؤں سے اس سلسلہ کی حقّانیت کو ثابت کیا ہے اور بتایا ہے یہاں تک کہ ہر ایک قصّہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

یہ امر انتہائی صدمہ کا موجب ہے کہ فلپائن میں مسلمانوں کو انتہائی ظلم اور جبر و تشدّد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

صدر فلپائن کے نام جماعت احمدیہ ٹورانٹو کا احتجاجی تار

فلپائن میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کے خلاف مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹورانٹو (کینیڈا) نے صدر فلپائن کے نام جو احتجاجی تار ارسال کیا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"بخدمت صدر جمہوریہ فلپائن ۔ منیلا

یہ معلوم کر کے انتہائی صدمہ ہوا کہ فلپائن میں مسلمانوں کو انتہائی ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے حتیٰ کہ بہت سے مسلمانوں کو شہید اور بعض مسجدوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا ہے۔ درخواست ہے کہ مسلمان شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کے سلسلہ میں مؤثر اور فوری اقدامات عمل میں لائے جائیں۔

خلیل احمد
صدر جماعت احمدیہ ٹورانٹو"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکِ سیئات اور حصولِ حسنات کے دو انقلاب انگیز جذبے

ہم گزشتہ شمارہ میں سورۃ النّٰزعٰت کی آیت وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا نیز متعدد دیگر آیات اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُرمعارف تحریرات کی رو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ وہ جماعتیں جنہیں خدا تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے قائم کرتا اور انہیں ترقی دینا چاہتا اور ان کی برکات کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دو بنیادی اوصاف سے متصف ہوتی ہیں اوّل یہ کہ ان میں برائیوں اور بدکرداریوں سے بچنے کا مادہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ وہ نہ صرف خود ہر قسم کی برائیوں سے بچتی ہیں بلکہ دوسروں کو بھی برائیوں سے بچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتیں۔ اور اگر کوئی ان میں سے برائیوں سے بچنے کی بجائے اُن میں ملوث ہونے کی طرف مائل ہوتا ہے تو وہ پہلے تو اس کی اصلاح کی کوشش کرتی ہیں اور اگر خدانخواستہ اس کی اصلاح نہ ہو سکے تو اسے اپنے سے جدا کر کے برائی پھیلنے کا راستہ مسدود کر دیتی ہیں۔ دوم یہ کہ وہ جذبۂ اشتیاقِ شدید کے ماتحت نیکیوں اور بھلائیوں کے اختیار کرنے میں کوشاں رہتی ہیں۔ نیکیوں اور بھلائیوں سے انہیں ایسا ہی پیار ہوتا ہے جیسا ایک ماں کو اپنے بچہ سے یا ایک بچہ کو اپنی ماں سے۔ وہ نہ صرف خود نیکیاں اختیار کرنے میں ہر آن کوشاں رہتی ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نیکیاں اختیار کرنے کی ترغیب دے کر انہیں بھی خدا کی امان کے نیچے لانے میں ہر دم اور ہر آن مصروف رہتی ہیں۔ ان میں بدیوں سے رکنے یعنی صبر کا نہایت شاندار مظاہرہ کرنے کا یہ جذبہ اور اسیطرح نیکیاں اختیار کرنے میں اشتیاق یا رغبتِ شدید کا یہ مادہ انہیں دنیا میں پھیلنے اور غالب کرنے کا ضامن ہوتا ہے چنانچہ اپنی ان دو بنیادی صفات کے طفیل وہ دنیا میں غلبہ حاصل کئے بغیر نہیں رہتیں۔ ہم نے قرآن مجید کی رو سے یہ بھی ثابت کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان دونوں بنیادی اوصاف سے پوری طرح متصف کر دکھایا تھا چنانچہ صحابہؓ۔ اپنے ان دو بنیادی اوصاف کے بل پر ہی دنیا میں پھیلتے اور غالب آتے چلے گئے۔ فتح و کامرانی نے ان کے قدم چومے۔ اور وہ اور ان کی نسلیں اُس وقت کی معلوم دنیا پر غالب آئے بغیر نہ رہیں۔

اس آخری زمانہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو از سر نو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ اپنے متبعین کو ان دو بنیادی اوصاف سے متصف کر دکھایا۔ آپ نے انہیں بار بار اور بہ تکرار یہی نصیحت فرمائی کہ تمہارے فتح یاب ہونے اور غالب آنے کی یہی راہ ہے کہ تم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے اپنے اندر انتہائی صبر کا مادہ پیدا کرو اور نیکیاں اختیار کرنے اور نیک چلنی کا نمونہ پیش کرنے کے اشتیاقِ شدید کے جذبہ کو اپنے اندر ابھارو۔ اور ان دو جذبوں کو ترقی دیتے چلے جاؤ اور دوسروں کو بھی ان جذبوں سے متصف کرنے میں ہر آن کوشاں رہو اور اپنے میں سے ایسے شخص کو جلد نکالو۔ اور جدا کرو جو ان دو جذبات سے متصف ہونے کے لئے تیار نہ ہو۔ آپ کی یہ پُردرد اور پرسوز اور نہایت درجہ پُر اثر نصائح آپ کی کتب و ملفوظات میں اس کثرت سے درج ہیں کہ اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ ہم مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ذیل میں چند ایک نصائح ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ (الوصیت)

اسیطرح حضور علیہ السّلام نے اپنے متبعین کو صبر کے انتہائی اعلیٰ جذبہ کے ماتحت ترکِ سیئات اور جذبۂ اشتیاقِ شدید کے ماتحت حصولِ حسنات کی پُرزور تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شاملِ حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پُرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔"

(کشتیٔ نوح)

حضور علیہ السّلام نے ترکِ سیئات اور حصولِ حسنات کی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ آپ نے اپنی جماعت کو ترقی کے ضامن ان دو بنیادی اوصاف سے متصف کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درد و الحاح سے دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان دعاؤں کی قبولیت سے نوازا۔ چنانچہ آپ اپنی ان دعاؤں اور ان کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہے میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس قوم کو ایک ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱)

الغرض حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو ترک سیئات اور حصول حسنات کے دو انقلاب انگیز جذبوں کے ماتحت برائیوں سے بچنے اور نیکیاں اختیار کرنے کی ایسے پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی اور پھر ایسی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعائیں ان کے لئے کیں کہ آپ کے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا ہوئے بغیر نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فی الحقیقت آپ کو ایسی مثالی جماعت عطا فرمائی جو ترقی کے ضامن دو بنیادی اوصاف یعنی ترک سیئات اور حصولِ حسنات کے انقلاب انگیز جذبات سے پوری طرح متصف تھی اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل آج بھی متصف ہے پس ہماری تمام تر کامیابی کا راز اپنے ان دو بنیادی اوصاف میں ہی مضمر ہے اور ہمیں کامل فتح اور کامل غلبہ بھی جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے ان دو بنیادی اوصاف کے طفیل ہی نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی ان دو بنیادی اوصاف سے متصف رکھے اور یہ دو بنیادی اوصاف ہم میں نسل در نسل چلتے چلے جائیں آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کا مقصدِ پیدائش —— عبادت

پھر نماز میں قرآن کریم کے بعض دوسرے حصے پڑھے جاتے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت تو سراسر برکت کا موجب ہے اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کو جذب کرتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت قرآن کریم کی بہت سی برکات بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں پر

نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ
وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ
حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللّٰهُ فِي مَنْ عِنْدَهُ

اپنی سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے اس کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"پرستش کی جڑھ تلاوتِ کلام الٰہی ہے کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے تو ضرور سچے محب کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے"

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۳)

پھر نماز میں ایسی دعائیں رکھی ہیں جو انسانی فکر کو بلند کرتی ہیں اور اس کے مقاصد کو نیکی اور تقویٰ کے لئے ابھار دیتی ہیں ان کے ذریعہ انسان کے قلب میں خدا تعالیٰ کی محبت بھڑک اٹھتی ہے یہی وجہ ہے کہ باوجود دلکشی کا کوئی سامان نہ ہونے کے اور باوجود ایک دن میں کم سے کم پانچ بار نماز ادا کرنے کے مسلمان دوسرے مذاہب کے پیروؤں سے بہت زیادہ تعداد میں عبادت کرتے ہیں۔

پھر نماز میں تسبیح ہے۔ تحمید ہے۔ درود شریف ہے جو عبادت میں لذت اور سرور پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور در اصل یہی مضامین جو نماز میں دہرائے جاتے ہیں اور پُر شوکت اور پُر سوز دعائیں جو مانگی جاتی ہیں نماز کا مغز ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ عبادت میں

"ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے۔۔۔۔ وہ کم بخت انسان ہے جو عبادتِ الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا"

ایک تقریر اور مسئلہ وحدت الوجود پر ایک خط

"وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کی فکر کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ اب اگر انسان جبکہ عبادت کے لئے ہی پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غائت کا رکھتا ہو۔" (الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

غرض اسلامی عبادت (نماز) اپنی دعاؤں تسبیح و تحمید پر مشتمل مضامین کی وجہ سے بھی دوسرے تمام مذاہب کی عبادتوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

۷۔ اسلامی عبادت میں مکان زمان اور مفہوم کے لحاظ سے وسعت پائی جاتی ہے۔ جو دوسرے مذاہب کی عبادات میں ناپید ہے۔ مکان کے لحاظ سے گو مسجد میں نماز ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے لیکن اگر کوئی مسجد میں نہ جا سکے تو وہ عبادت سے محروم نہیں رہ سکتا وہ گھر میں نماز ادا کرے یا زمین کے کسی اور حصہ پر نماز ادا کرے۔ سوار ہے تو سواری پر نماز ادا کرے غرض اسلام نے عبادت کو کسی مقام سے مخصوص نہیں کیا

پھر زمانہ کے لحاظ سے بھی اس میں وسعت پائی جاتی ہے اگر نماز کسی عذر صحیح کی وجہ سے رہ گئی ہے تو وہ دوسری نماز کے ساتھ ملا کر پڑھی جا سکتی ہے۔ پھر دن کے سارے حصوں میں نماز رکھی ہے۔ صبح دوپہر کے بعد اور رات ہر وقت میں اسلامی عبادت بجا لائی جا سکتی ہے۔ ان مقررہ اوقات کے علاوہ درمیانی اوقات میں بھی نوافل پڑھے جا سکتے ہیں۔

پھر صرف یہ نہیں کہ رکوع و سجود والی نماز ہی ادا کی جائے۔ انسان سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے چلتے پھرتے غرض کہ ہر وقت اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھ سکتا ہے۔ قرآن کریم نے ہر مسلمان کو ایسا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مثلاً فرمایا

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ
فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ
وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ۝ (الجمعہ)

جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو چاہو یعنی اپنا کاروبار کرو اور اللہ کا ذکر بہت کرتے رہو تا تم تقویٰ اختیار کرو۔

کتنی پاک اور وسعتوں والی تعلیم ہے کہ تم ہر جگہ عبادت کر سکتے ہو۔ ہر وقت (صرف چند اوقات میں خاص عبادت (نماز) ممنوع ہے) عبادت کر سکتے ہو۔ ہر حالت میں عبادت کر سکتے ہو اور پھر مقررہ اور معین نمازوں کے علاوہ تم نوافل ادا کر سکتے ہو اور اپنے دنیوی کاموں کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھ سکتے ہو

یہی حال مالی عبادت کا ہے اگر تم صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ دو۔ اگر تم وسعت مالی رکھتے ہو تو صدقہ دو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ پھر صدقہ کے مفہوم میں بڑی وسعت پیدا کر دی۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ
عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا
كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً (مسلم)

ایک مسلمان جب اپنی بیوی پر ثواب کی نیت سے کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ
غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ
مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا
سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً
وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا
كَانَ لَهُ صَدَقَةً (مسلم)

جب کوئی مسلمان پھلدار درخت لگاتا ہے خواہ اس کا پھل کھایا جائے یا چرایا جائے اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا اور وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔ اسی طرح جو کوئی کھیتی اُگاتا ہے۔ اس کا بھی اس کو ثواب ملیگا۔ اور اس کی طرف سے صدقہ ہوگا

پھر فرماتے ہیں:۔

تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ
صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ
وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ
الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ
لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ
صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ
وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ
الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ
وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي
دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ

(ترمذی)

اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے ایک صدقہ ہے اور تیرا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ایک صدقہ ہے اور کسی بھٹکنے والی جگہ میں تیرا کسی شخص کو راہ بتلانا ایک صدقہ ہے اور کسی کمزور نگاہ والے کے لئے تیرا کسی چیز کا دیکھ دینا ایک صدقہ ہے اور تیرا راستہ سے پتھر کانٹا اور ہڈی کا ہٹانا ایک صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا ایک صدقہ ہے۔

حج کی عبادت ہے ایک شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا اس پر بھی یہ عبادت فرض نہیں لیکن وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں رہ سکتا اگر وہ یہ نیت خلوص دل سے رکھتا ہے کہ مجھے استطاعت ہوئی تو میں ضرور حج کروں گا تو إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کے ماتحت اس نے حج کا ثواب حاصل کر لیا پھر والدین کی خدمت وغیرہ کے ذریعہ وہ مجاہدہ کر کے حج کا ثواب حاصل کر سکتا ہے

غرض اسلامی عبادات جسمانی ہوں یا مالی ہر ایک میں اتنی وسعت پائی جاتی ہے کہ کوئی شخص کسی حالت میں بھی ان کے بجا لانے سے قاصر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ اگر چاہے تو ہر وقت اور ہر لمحہ عبادت میں مشغول رہ سکتا ہے۔ اور یہ وسعت اور مذاہب کی عبادات میں نہیں پائی جاتی

۸۔ اسلامی عبادات وحدت قومی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ نماز کو دیکھو اس میں یہ حکم ہے کہ تمام مسلمان ایک جگہ جمع ہوں۔ قبلہ کی طرف منہ کریں۔ جس جس جگہ بھی مسلمان ہیں۔ وہ وہاں ایک جگہ کھڑے ہو کر اس فریضہ کو ادا کریں امام سامنے کھڑا ہو اور مقتدی کچھ فاصلہ پر صفیں باندھے اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔ صفوں کے سیدھا رکھنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ
الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

(ابن ماجہ)

اپنی صفیں سیدھی رکھو کیونکہ صفوں کا سیدھا رکھنا نماز کی تکمیل ہے گویا حکم ہے کہ لوگ کندھے سے کندھا ملا کر صفوں میں کھڑے ہوں۔ پھر حکم ہے کہ وہ امام کی اطاعت میں ہر حرکت کریں۔ اس کی حرکت سے پہلے حرکت نہ کریں چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ
بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ
فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا
رَكَعَ فَارْكَعُوا

وَإِذَا سَجَدَ
فَاسْجُدُوا

امام کو امام بنایا ہی اسلئے گیا ہے کہ اس کی پیروی اور اقتداء کی جائے۔ پس تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

آپ نے اس شخص کو انذار فرمایا ہے جو امام سے اختلاف کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ۔

کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے گویا اس کا مطلب ہے کہ سب لوگ ایک ہی انسان کے حکم میں ہوں۔ اور کوئی تمیز باقی نہ رہے۔ نہ کوئی حاکم ہو نہ محکوم نہ مالک ہو نہ غلام۔ سب برابر ہوں۔ ایک آواز پر سب حرکت کر رہے ہوں پھر جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے بھی حکم ہے کہ سب لوگ ایک ہی جگہ جمع ہوں اور نماز ادا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ صفحہ ۳۳، ۳۴)

روزے بھی سب مسلمان ایک خاص مہینہ میں رکھتے ہیں اس طرح یہ عبادت بھی وحدت پیدا کرنے کا موجب ہے۔ زکوٰۃ بھی وحدت کو چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (توبہ ع ۱۰۳)

اے رسول! ان کے مالوں میں سے صدقہ تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان کرے۔ اب جب تک کوئی امام نہ ہو یا کوئی اسلامی حکومت نہ ہو۔ اس وقت تک اس حکم پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ پھر زکوٰۃ کے حکم میں یہ حکمت ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اور اس کمائی میں بسا اوقات دوسروں کا حصہ شامل ہوتا ہے جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے۔ اب یہ حق کوئی حکومت یا امام ہی دوسرے کو دلا سکتا ہے۔ گویا یہ حکم بھی ایک نظام اور وحدت کو چاہتا ہے۔

غرض اسلامی عبادات میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے ذریعہ وحدت اور اجتماعیت پیدا ہوتی ہے اور یہ ایسی بات ہے جو دوسرے مذاہب کی عبادات میں نہیں پائی جاتی۔

۹۔ ایک خصوصیت اسلامی عبادت کی یہ ہے کہ یہ شرک سے بالکل صاف اور منزہ ہے۔ دیگر اقوام کی عبادات میں کئی رنگ میں شرک راہ پا گیا ہے اور خدائے واحد کو چھوڑ کر وہ غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنے لگ گئی ہیں۔ بتوں کے آگے چڑھاوے چڑھاتی ہیں اور ان سے اپنی حاجت روائی چاہتی ہیں اور انہیں خوش کرنے کے لئے قربانیاں کی جاتی ہیں مگر اسلامی عبادت اس نقص سے پاک ہے۔ انفرادی طور پر گو بعض مسلمان راہ راست سے بھٹک گئے ہیں۔ لیکن جہاں تک اسلامی تعلیم کا سوال ہے وہ شرک سے بالکل صاف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِيَّايَ فَاعْبُدُونِ۔ (عنکبوت آیت ۵۷)

تم میری ہی عبادت کرو۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ... فَاعْبُدْهُ۔ (مریم آیت ۶۶)

وہ آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کا بھی رب ہے پس اے مسلمان اسی کی عبادت کر۔

فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا۔ (نجم آیت ۶۳) اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ۔ (اعراف آیت ۲۰۷)

جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں یقیناً اپنے رب کی عبادت سے اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں .... اور اس کے سامنے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ (الکھف آیت ۱۱۱)

پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو چاہیئے کہ نیک اور مناسب حال کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ۔ (زمر آیت ۶۷)

اللہ کی عبادت کرو اور شکر گزار بندوں میں داخل ہو جاؤ۔

إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔ (المومن آیت ۶۱)

جو لوگ میری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔ اور مومن مسلمان تو اپنے رب کی جہنم سے بہت ڈرتا رہتا ہے

يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا۔ (الدھر)

وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جس کی برائی پھیل جانے والی ہے۔

مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ (بقرہ ۱۶۶)

وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ۔ (المومنون ۶۰)

وہ اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے

مالی عبادات کے متعلق بھی فرمایا۔ مومن جو خرچ کرتا ہے وہ اپنے رب کی خاطر کرتا ہے چنانچہ فرمایا۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (دھر)

مومن اپنے رب کی محبت کی خاطر ہی یتیموں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ ہی کی خاطر کسی سے محبت رکھتا ہے اسی کی خاطر وہ کسی سے بغض رکھتا ہے اسی کی خاطر وہ کسی کو دیتا ہے اور اسی کی خاطر ہی وہ کسی سے اپنا ہاتھ روکتا ہے۔ وہی کامل الایمان ہو سکتا ہے۔

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔ (ابوداؤد)

جو شخص اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے کسی کو ناپسند کرے اور اللہ کے لئے دے اور اللہ کے لئے روکے۔ تو اس کا ایمان کامل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ایمان داری تو یہی ہے کہ خدا سے ایسا خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہی کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۸)

پھر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ اپنی عبادت جو مدار اور ذریعہ شناخت ہے ضرور اپنے بندوں سے چاہتا ہے اور جو شخص اس کی اس خواہش کا مقابلہ کرے اور اس کی پرستش سے منکر اور منحرف ہو تو ایسے شخص کو نابود کرنے کے لئے اس کی کبریائی متوجہ ہوتی ہے"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۹)

(سلطان احمد پیرکوٹی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

عربی گرامر میں پہلا قدم

مصنفہ شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے بی ٹی

ضخامت ۱۷۶ صفحات تقطیع ۹"×۶" کاغذ عمدہ قیمت ۲/۸۶

مسلمانوں کے لئے عربی زبان جس اہمیت کی حامل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اردو زبان میں ایسی کتب کی بہت کمی ہے جو عربی زبان سیکھنے میں ممد ہوں۔ جو کتب دستیاب ہیں وہ بھی مشکل طرز بیان کے باعث ایک مبتدی کے لئے سود مند ثابت نہیں ہوتیں۔ اس نقطۂ نظر سے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کی کتاب "عربی گرامر میں پہلا قدم" بہت مفید ہے۔ اس میں ابتدائی عربی قواعد کو مختلف ابواب میں تقسیم کر کے مختلف عناوین کے تحت بیان کیا گیا ہے جس کے باعث انہیں سمجھنے میں بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں عام بول چال میں استعمال ہونے والے بہت سے فقرات درج کر کے ساتھ ہی اردو ترجمہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ عربی زبان سیکھنے کے شائقین کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ ربوہ میں یہ کتاب نیو ویلی ہاؤس گولبازار سے مل سکتی ہے۔

خدام یاد رکھیں کہ ان کی دینی علمی روحانی ترقی اور مجلس سے وابستگی کے لئے رسالہ "خالد" کا خریدنا اور پڑھنا بہت ضروری ہے سالانہ چندہ صرف چھ روپے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

آخری قسط

۹۶۹ - مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ مجوکہ ضلع سرگودھا
۹۷۰ - " زبیدہ بیگم صاحبہ چک ۱۷ ج ضلع سرگودھا
۹۷۱ - " کریم بی بی صاحبہ نیا بازار جڑانوالہ ضلع لائل پور
۹۷۲ - " امۃ القدوس نزہت صاحبہ بنت چوہدری ہدایت احمد نمبر چک ۳۵ ج ضلع سرگودھا
۹۷۳ - " زبیدہ لطیف مرزا صاحبہ مغلپورہ لاہور
۹۷۴ - " زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۹۷۵ - " فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مستری عبدالمجید صاحب مرحوم نارنگ ضلع شیخوپورہ
۹۷۶ - " بشیراں بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ زوجہ مستری رحمت علی صاحب کرتو
۹۷۷ - " زبیدہ بیگم صاحبہ بنت قریشی رحمت علی صاحب " "
۹۷۸ - " مبارکہ صدیقی صاحبہ بنت محمد انور صاحب صدیقی بادامی باغ لاہور
۹۷۹ - " حفیظ بیگم صاحبہ زوجہ عمر خان صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں
۹۸۰ - " مریم بی بی صاحبہ سوئیکارنو بازار مغلپورہ لاہور
۹۸۱ - " زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری ممتاز احمد صاحب خوشاب ضلع سرگودھا
۹۸۲ - " امۃ العزیز صاحبہ محلہ اہیراں والہ
۹۸۳ - " نذیراں بیگم صاحبہ بنت محمد بخش صاحب مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ
۹۸۴ - " گلزار بیگم صاحبہ بنت ہدایت اللہ صاحب مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ
۹۸۵ - " زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری اصغر علی صاحب کرتو۔ ضلع شیخوپورہ
۹۸۶ - " فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد اقبال صاحب
۹۸۷ - " ریحانہ تبسم صاحبہ بنت چوہدری محمد حسین صاحب منڈی کاسارنگ
۹۸۸ - " زہرہ بلقیس صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب " "
۹۸۹ - " سرداراں بی بی صاحبہ زوجہ عبدالغفور صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں
۹۹۰ - " لکھی بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالقدوس صاحب " " "
۹۹۱ - " فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ آئی اے زبیری صاحب کیمبل پور
۹۹۲ - " امۃ الناصر صاحبہ بنت مکرم عبدالمالک صاحب " "
۹۹۳ - " عزیزہ بیگم صاحبہ فضل سٹریٹ جھنگ صدر
۹۹۴ - " رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب محلہ بہرانوالہ جھنگ صدر
۹۹۵ - " مسز سعیدہ سعید قریشی صاحبہ کیمبل پور
۹۹۶ - " امۃ الباسط صاحبہ شاہد زوجہ عطاء الکریم صاحب شاہد کیمبل پور
۹۹۷ - " امۃ الکریم صاحبہ زوجہ جمیل احمد صاحب پٹھان عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ
۹۹۸ - " نسیم اختر صاحبہ زوجہ محمد یعقوب صاحب " "
۹۹۹ - " عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ جلال الدین صاحب کشمیری۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۰ - " حلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد انیس صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

باسکٹ بال کا ایک دلچسپ نمائشی میچ

مورخہ ۱۴ اگست کو یوم آزادی کی تقریبات کے سلسلہ میں سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر انتظام ٹی آئی کالج کی باسکٹ بال کورٹس میں باسکٹ بال کا ایک دلچسپ نمائشی میچ بوقت ساڑھے پانچ بجے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سرگودھا ڈویژن کے چیدہ کھلاڑیوں کے علاوہ سرگودھا بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی کے منتخب (سلیکٹڈ) کھلاڑی شریک ہوں گے۔

احباب اس نمائشی میچ سے محظوظ ہونے کے لئے جوق در جوق تشریف لائیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(پبلسٹی سیکرٹری جھنگ ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ایسوسی ایشن)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ماہنامہ تحریک جدید

اگست کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے اگر خریداروں میں سے کسی صاحب کو دو چار روز تک پرچہ نہ ملے تو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ پرچہ ارسال کیا جا سکے۔ تاخیر سے اطلاع ملنے پر پرچہ ارسال نہ کیا جا سکے گا۔

پتہ کی تبدیلی کے متعلق ۲۰ تاریخ تک خط آنے پر آئندہ ماہ کا پرچہ تبدیل شدہ پتہ پر ارسال کیا جا سکے گا۔ ورنہ اس سے اگلے ماہ کا پرچہ نئے پتہ پر بھیجا جا سکے گا۔ طلباء کو بہ اعانت دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ اُن سے ایک روپیہ سالانہ شرح سے چندہ لیا جائے۔ امید ہے کہ تمام طلباء اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

خوشی کے مواقع پر خانۂ خدا کا حق

حسب الارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ:-

" خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔"

سو بغرض تحریک دعا دو مثالیں درج ذیل ہیں:-

۱۔ دفاتر تحریک جدید کے ایک مددگار کارکن کا سائیکل گم ہو گیا جو دو تین دن بعد مل گیا انہوں نے اس خوشی میں مساجد ممالک بیرون کے لئے پانچ روپے شکرانہ کے طور پر داخل خزانہ کروائے۔ جزاہ اللہ۔

۲۔ جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم درجہ اولیٰ سے درجہ ثانیہ میں کامیاب ہوئے تو انہوں نے رخصت کے ایام میں ہی اپنے گھر واقعہ دنیا پور سے پانچ روپے کا منی آرڈر ارسال کر دیا۔ جزاہ اللہ۔

یہ رقوم بظاہر چھوٹی ہیں لیکن ان کے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہے وہ بڑا قابل قدر ہے ہر خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کو یاد رکھنا اور اپنے محبوب امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطاعت کا نمونہ دکھانا یہی وہ شعار ہے جو تحریک جدید کے ذریعہ حضور رضی اللہ عنہ جماعت کے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا نمونہ دکھانے والوں کو اپنے انعامات اور برکات سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم شیخ عزیز احمد صاحب آف ساہیوال عرصہ چار ماہ سے عارضہ قلب اور بائیں جانب فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خان حفیظ احمد خان ایڈووکیٹ وہاڑی ملتان)

۲۔ بندہ چند ایک مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔ مقبول احمد بھٹی میانوالی)

۳۔ میرے دادا جان محترم چوہدری محمد دین صاحب چٹھہ چک ۲۶/ [illegible] ہارون آباد بوجہ بندش پیشاب سول ہسپتال بہاولنگر میں داخل ہیں۔ ۳ راگست کو ان کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام احمد خادم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

۴۔ میری والدہ محترمہ گذشتہ تین ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک مبارک احمد متعلم جامعہ احمدیہ۔

۵۔ میرے بڑے بھائی کئی دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز میرے والد صاحب کی نقرس کی ہوئی ہے دونوں کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خالد محمود ملک بھلوال)

۶۔ عزیزم ماسٹر منیر احمد صاحب ناصر ظفر آباد فارم سندھ ڈاڑھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں ان دنوں تکلیف زیادہ ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے (شوکت حسین شاد حیدرآباد)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس زمانہ میں اسلام کو مالی قربانیوں کی ضرورت ہے

اس لئے
ضروری ہے کہ ہر قسم کے اسراف سے پرہیز کیا جائے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جماعت کو اسراف سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آرہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اُس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت میں تحریک جدید جاری کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ ایک کھانا کھائے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں۔ وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں۔ جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ۲/۵ پر آجائیں۔ عورتیں اپنے اُوپر یہ پابندی عائد کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی اور گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ نہیں خریدیں گی نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔ اسی طرح میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ روپوؤں کا کام پیسوں میں ہو اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اُس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کروائیں۔ وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں۔ اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں ..... ولیمہ کے متعلق بھی میں نے ہدایت دی کہ اس موقعہ پر صرف چند دوستوں کو بُلا لینا کافی ہوتا ہے زیادہ لوگوں کو بلا کر اپنا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ لوگ اپنا کھانا لاکر ولیمہ والے گھر میں بیٹھ کر کھالیں اور ایک آدمی کا کھانا اس گھر والے کی طرف سے بھی ہو جائے۔ یہ ہدایات میں نے اسی لئے دی ہیں کہ اس زمانہ میں اسلام کو مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کھانے پینے پہننے اور آسائش و زیبائش کے کاموں پر ہی سارا روپیہ خرچ کر دیا جائے گا تو اسلام کی ضروریات کہاں سے پوری ہوں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہر وقت ایک قسم کی قربانی کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ مختلف حالات میں مختلف قسم کی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ ایک خاص جنگ کے وقت اپنا سارا اور حضرت عمرؓ اپنا آدھا مال پیش نہ کرتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیسیوں جنگیں ہوئی ہیں مگر حضرت ابوبکرؓ نے ہر جنگ کے موقعہ پر اپنا سارا مال اور حضرت عمرؓ نے اپنا آدھا مال نہیں دیا۔ صرف ایک جنگ کے موقعہ پر حضرت عمرؓ کو یہ خیال آیا کہ آج زیادہ قربانی کا موقعہ ہے میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں اور اس خیال کے آنے پر وہ اپنا آدھا مال لیکر آگئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے پہلے کبھی اپنا آدھا مال بھی نہیں دیا تھا۔ ورنہ حضرت عمرؓ کو یہ کس طرح خیال آسکتا تھا کہ میں اپنا آدھا مال دے کر حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا لیکن حضرت ابوبکرؓ اس موقعہ کی نزاکت کو دیکھ کر اپنا سارا مال دینے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ چنانچہ جب وہ اپنا سارا مال لیکر گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو اُن کے گھر کی حالت سے واقف تھے اسے دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ ابوبکرؓ اپنے گھر میں کیا چھوڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ خدا اور اُس کے رسول کا نام (ترمذی جلد دوم ابواب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ) حضرت عمرؓ نے یہ بات سُنی تو انہوں نے سمجھ لیا کہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو کبھی زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی کم۔ لیکن بہرحال ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اخراجات کو ایک حد کے اندر رکھے تاکہ جب بھی قربانی کی آواز آئے وہ لبیک کہتے ہوئے اسکی طرف دوڑ پڑے اور اسراف کی عادت اسکی راہ میں حائل نہ ہو۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

کل پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ مضمون نویسی

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک کل پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ مضمون نویسی منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء حصہ لے سکیں گے۔ اوّل اور دوم آنے والے طلباء کو بالترتیب گولڈ میڈل اور سلور میڈل بطور انعام دئے جائیں گے۔

مقالہ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک عنوان پر لکھنا ہوگا۔

۱۔ مسئلہ ارتقاء اور اسلام
۲۔ جدید سائنسی ایجادات اور قرآن کریم
۳۔ نفسیاتی اُلجھنیں اور ان کا علاج از روئے قرآن کریم
۴۔ اسلام اور انسان کی فطری صلاحیتوں کی تکمیل

شرائط:۔ ۱۔ مقالہ انگریزی یا اُردو میں لکھا جائے۔
۲۔ ہر مقالہ کم از کم ۲۵۰۰ اور زیادہ سے زیادہ ۳۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
۳۔ مقابلہ کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جو پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔
منصفین کا فیصلہ حتمی ہوگا جس کے خلاف اپیل نہیں ہو سکے گی۔
۴۔ مقابلہ میں صرف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔ ہر مقالہ کے ساتھ متعلقہ پرنسپل یا سربراہ شعبہ (یونیورسٹی) کی تصدیق شامل ہونی چاہیئے۔
۵۔ مضامین ٹائپ شدہ یا خوشخط حروف میں فل سکیپ کاغذ کے ایک طرف لکھے ہونے چاہئیں۔
۶۔ مضامین پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نام یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد وصول ہونے والے مقالے مقابلہ میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔
۷۔ انعام یافتہ مقالے تعلیم الاسلام کالج کی ملکیت ہوں گے۔
۸۔ مقابلہ کے نتیجے کا اعلان ۱۵؍ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

امتحان سہ ماہی سوم مجالس انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کا سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۰؍ تبوک (ستمبر) برائے ربوہ اور ۱۲؍ تبوک (ستمبر ۱۹۷۱ء) برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۲ نصف آخر
۲۔ دو دو الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزبان اُردو، عربی اور فارسی
۳۔ خلافت کی تین برکات
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ تصانیف کے نام

تمام ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء حضرات سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس امتحان میں شریک ہونے کی تلقین کرتے رہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

برادرم عزیزم رفیق احمد صاحب باجوہ ابن مکرم محترم بزرگوارم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ امیر ضلع حیدرآباد کا کراچی میں آپریشن ہوا ہے اور عزیز موصوف کی حالت قابلِ فکر ہے۔ احباب جماعت بزرگان صحابہ کرام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار شیخ نورالحق ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴